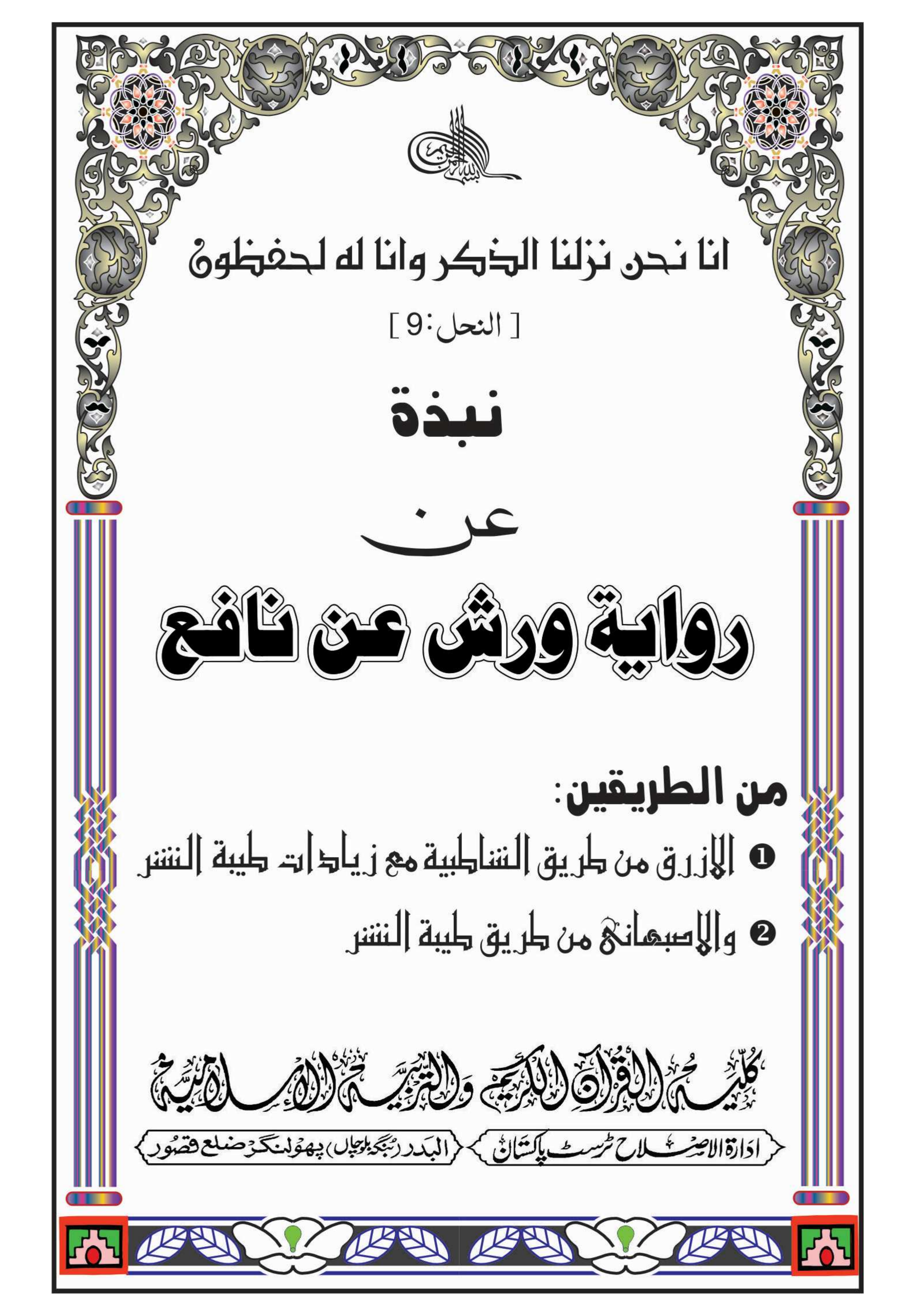


انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحفظون

[النحل:9]

نبذة

عن

رواية ورش عن نافع

من الطريقين:

❶ الازرق من طريق الشاطبية مع زيادات طيبة النشر

❷ والاصبهاني من طريق طيبة النشر

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

ادارة الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (رنگہ بوجیاں) پھولنگر ضلع قصور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ

نام:

ابورویم نافع بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم لیثی مدنی رحمہ اللہ۔آپ جعونہ بن شعوب لیثی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جو حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے۔آپ کی پیدائش صحیح ترین روایت کے مطابق 70ھ/ 689ء میں ہوئی۔اصلاً آپ اصفہانی تھے۔آپ کا رنگ نہایت سیاہ مگر چہرہ نہایت خوش وضع اور اعضا کی بناوٹ وساخت نہایت عمدہ تھی۔نازک وملائم اور گداز جسم والے تھے۔نہایت طویل مدت یعنی 70 سال سے بھی زائد عرصہ تک قراءت پڑھانے کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔مدینہ میں قراءت کی سرداری آپ ہی پر منتہی ہوتی تھی اور تمام لوگوں کا رجوع آپ ہی کی طرف تھا۔

سعید بن منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ اہل مدینہ کی قراءت سنت اور پسندیدہ ہے۔کسی نے پوچھا: نافع رحمہ اللہ کی قراءت؟ فرمایا: ہاں۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو کونسی قراءت زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: اہل مدینہ کی قراءت۔میں نے پوچھا: پھر کون سی؟ فرمایا: امام عاصم رحمہ اللہ کی۔

شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام نافع رحمہ اللہ کے شاگرد سے سنا کہ جب آپ قراءت پڑھتے یا بات کرتے تو منہ سے مشک اور کستوری کی خوشبو آتی تھی۔میں نے دریافت کیا کہ اے عبداللہ! جب آپ لوگوں کو پڑھانے کے لیے بیٹھتے ہیں تو کون سی خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں؟ فرمایا: خوشبو کا استعمال تو کُجا میں اس کے قریب بھی نہیں جاتا۔اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے منہ سے منہ ملا کر قرآن پڑھ رہے ہیں۔اسی وقت سے میرے منہ سے یہ خوشبو آتی ہے۔

آپ مسجد نبوی میں 60 سال تک امامت کی ذمہ داری انجام دیتے رہے۔اعشی کہتے ہیں کہ آپ شاگردوں کو یہ وسعت بھی دیتے تھے کہ جس قراءت کا پڑھنا ان کے لیے آسان ہوتا وہی قراءت پڑھاتے۔ہاں اگر کوئی آپ ہی کی قراءت پڑھنے کی خواہش کرتا تو اسے اپنی قراءت پڑھا دیتے۔اصمعی کہتے ہیں کہ نافع رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے ابوجعفر رحمہ اللہ کی قراءت میں سے 70 اختلافات چھوڑے ہیں۔اور پھر اس کی روشنی میں ایک نئی ترتیب اختیار کی ہے۔

شیوخ: آپ نے 70 تابعین سے قراءت کو عرضاً اور مشافهةً اخذ کیا۔ ان میں یہ حضرات بھی ہیں:

❶ ابو جعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ ❷ شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ ❸ عبد الرحمٰن بن ہرمز رحمہ اللہ

تلامذہ: آپ کے بے شمار شاگردوں میں سے 46 حضرات زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

❶ اسماعیل بن جعفر ❷ عیسیٰ بن مینا قالون ❸ عثمان بن سعید ورش ❹ مالک بن انس

❺ عیسیٰ بن وردان ❻ سلیمان بن مسلم جماز ❼ لیث بن سعد ❽ خلف بن وضاع

وفات:

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے بیٹوں نے وصیت طلب کی تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: [اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ] (الانفال: 1) ''تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔'' صحیح ترین قول کے مطابق آپ نے 169ھ/ 785ء میں تقریباً 99 سال کی عمر پا کر مدینہ میں ہی وفات پائی۔ اور آپ کی قبر مسجد نبوی کے قریب جنت البقیع میں ہے۔

عثمان بن سعید ورش رحمۃ اللہ علیہ

نام:

ابو سعید عثمان بن سعید بن عدی بن غزوان بن داود بن سابق قرشی قبطی مصری۔ 'ورش' کے نام سے مشہور ہیں۔ قبیلہ قریش کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ کی ولادت 110ھ/ 728ء میں بزمانہ خلافت ہشام بن عبدالملک مصر میں ہوئی۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل، نہایت خوبصورت و چمکدار اور بھورا تھا۔ آپ پست قد اور پُر گوشت اور جسیم انسان تھے لیکن جسامت میں لاغری کی بنسبت موٹاپن غالب تھا۔ آپ اپنے زمانہ مصر کے ''رئیس المعلمین'' تھے۔

آپ نے 155ھ میں منصور کے دورِ خلافت میں بعمر 45 سال' امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھنے کے لیے مدینہ کا سفر کیا اور آپ کو متعدد مرتبہ قرآن سنایا۔ خود فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ پہنچا تو دیکھا کہ طلباء کی کثرت کی وجہ سے کوئی شخص امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اگر کسی خوش نصیب کو موقع ملتا بھی ہے تو اسے بھی 30 آیتوں سے زیادہ پڑھنے کا وقت نہیں ملتا۔ میں کچھ بزرگوں کو سفارش کے لیے آپ کی خدمت میں لے گیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ مصر سے صرف آپ کی وجہ سے آیا ہے۔ حاجی یا تاجر بن کر نہیں آیا۔ امام صاحب نے فرمایا: آپ دیکھ تو رہے ہیں کہ مہاجرین وانصار کی اولاد کی تعلیم کی وجہ سے کتنا مصروف ہوں۔

جب زیادہ اصرار کیا گیا تو رات کو مسجد نبوی میں رہنے کا حکم دیا۔ تہجد کے وقت جب آپ مسجد میں تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ وہ مصری کہاں ہے؟ میں حاضر ہی تھا پس آپ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا جب میں 30 آیات پڑھ چکا تو خاموش ہو جانے کا اشارہ فرمایا۔ طلباء کے حلقہ میں سے ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اے معلم خیر! ہم آپ کے ساتھ مدینہ میں ہی رہتے ہیں۔ اور یہ وطن کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ اس لیے میں اپنے وقت میں سے 10 آیات کی مقدار اس کو ہبہ کرتا ہوں۔ پھر ایک اور شخص نے 10 آیات کا وقت ہبہ کیا۔ جس پر حضرت نے 20 آیات اور پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ غرض میں نے 50 آیات روزانہ پڑھیں اور اسی طرح کئی مرتبہ قرآن مجید آپ کو سنایا۔

اسی طرح بعد میں بھی کئی لوگ اپنے اسباق کے اوقات آپ کو ہبہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ روزانہ قرآن کا ساتواں حصہ پڑھتے تھے۔ اسی طرح آپ نے سات دنوں میں پورا قرآن اور ایک مہینہ میں چار قرآن ختم کر کے فراغت حاصل کر لی۔ آپ کو ''وَرْشَانْ'' کا لقب بھی امام نافع رحمہ اللہ نے عطا کیا۔ کیونکہ آپ کا رنگ سرخی مائل بھورا تھا۔ آپ فرماتے: ''هَاتِ يَا وَرْشَانُ! اِقْرَأْ يَا وَرْشَانُ! اَيْنَ الْوَرْشَانُ'' (یعنی لاؤ اے ورشان! پڑھو اے ورشان! کہاں ہے ورشان) پھر کثرت استعمال کی وجہ سے تخفیفاً راء ساکن اور الف و نون حذف ہو کر 'ورش' رہ گیا۔ منقول ہے کہ ورش رحمہ اللہ کو بھی یہ لقب نہایت محبوب تھا۔ آپ فرمایا کرتے کہ میرے استاد نے میرا یہی نام تجویز کیا تھا۔ ازرق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ورش رحمہ اللہ نحو و عربیت میں خوب ماہر اور مضبوط ہو گئے تو آپ نے اپنے پڑھنے پڑھانے کے لیے ایک خاص جگہ مقرر کر لی۔ جس کا نام ''مَقْرَاُ وَرْشٍ'' (ورش کے پڑھانے کی جگہ) تھا اور اس میں امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت کے موافق تعلیم دیتے تھے۔

شیخ: آپ نے امام نافع رحمہ اللہ سے عرضاً اور سماعاً قراءت کو اخذ کیا۔

تلامذہ: آپ کے بے شمار شاگردوں میں سے 10 حضرات مشہور ہیں جنہوں نے آپ سے قراءت کو عرضاً حاصل کیا ہے۔ ان میں چند یہ ہیں:

❶ ابو ایوب ازرق ❷ محمد بن عبد اللہ بن یزید مکی ❸ عمرو بن بشار

وفات:

آپ کی وفات 197ھ/ 812ء میں بعمر 87 سال مصر ہی میں مامون کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے ایک سفر میں مصر میں تھا تو ہمارے ساتھیوں نے اور دوستوں نے ورش رحمہ اللہ کی قبر کی خبر دی اور مجھے قرافہ صغریٰ میں لے گئے۔ سو میں نے ان کی قبر کی زیارت کی۔

تعارف "ابو یعقوب ازرق" رحمۃ اللہ علیہ

نام:

ابو یعقوب یوسف بن عمرو بن یسار ازرق مدنی مصری۔ آپ محقق وثقہ اور صاحب ضبط واتقان تھے۔ آپ مصر میں قراءت واقراء میں ورش رحمہ اللہ کے جانشین بنے۔ اور عرصہ دراز تک ورش رحمہ اللہ کے ساتھ ملازمت اختیار فرمائی۔ خود فرماتے ہیں کہ میں جب مصر گیا تو میں نے امام ورش رحمہ اللہ سے کہا: ''اے ابو سعید! میں چاہتا ہوں کہ مجھے صرف وہ قراءت پڑھائیں جو آپ نے امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھی ہے۔ وہ نہیں جو آپ نے اپنے لیے پسند کی ہے۔'' پھر میں ورش رحمہ اللہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں مقیم ہو گیا۔ اور میں نے آپ کے پاس حدر و تحقیق کے ساتھ 20 مرتبہ قرآن ختم کیا۔ تحقیق کے ساتھ مسجد عبداللہ میں پڑھا جس میں آپ رہائش پذیر تھے۔ اور حدر کے ساتھ اس وقت پڑھا جب میں نے سرحد اسکندریہ میں آپ کی ملازمت اختیار کی۔ ابو الفضل اور خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے مصر اور مغرب والوں کو ابو یعقوب ازرق رحمہ اللہ کی روایت پر ہی پایا ہے وہ لوگ اس کے سوا اور کسی روایت کو جانتے ہی نہ تھے۔

وفات:

آپ نے 240ھ کی حدود میں وفات پائی۔ (غاية النهاية:2/ 402)

الاصول وفروش من طریق الازرق

باب البسملة

① بسملہ (فصل کل-فصل اول وصل ثانی - وصل کل) ② سکتہ ③ وصل

باب المد والقصر

❶ **مد متصل و منفصل:** طول جیسے: (جَآءَ - لِمَآ اَصَابَهُمْ)

❷ **مد بدل:**

تعریف: ہر وہ حرف مدہ جس کے بعد ہمزہ ثابتہ یا مغیرہ ہو۔ خواہ یہ آپس میں تسہیل، نقل یا ابدال سے ملیں۔ تو اس میں ازرق (قصر، توسط، طول) تینوں طرح مد کرتے ہیں۔

اور یاد رکھیں: کہ اگر کسی کلمہ میں مد بدل اور کوئی اور مد مل کر آ جائے تو اس میں اس مد کا لحاظ کریں گے جو مرتبہ میں اوپر ہو۔ جیسے: (رِئَآءَ النَّاسِ - آمِّيْنَ الْبَيْتَ) اس میں سے پہلی مثال میں مد متصل اور دوسری مثال میں مد لازم کا ہی اعتبار کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ رتبۃً مد بدل سے اوپر ہیں۔ اسی طرح (جَآءُوْ اَبَاهُمْ) میں مد منفصل کا ہی لحاظ کریں گے۔ اور یاد رکھیں کہ اگر (جَآءُوْ) پر وقف کر لیں تو اس میں مد بدل ہو گی۔ کیونکہ اب یہ مد منفصل رہی نہیں۔

التحریرات من طریق الشاطبیة

① اگر ایک مد بدل وصلاً اور دوسری وقفاً آ رہی ہو اور اس میں وقف بالسکون یا وقف بالاشمام کریں تو اس کی وجوہ اس طرح ہوں گی:

" وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ "

مدبدل وصلا	مدبدل وقف بالسکون اَوِ الاشمام
قصر	طول، توسط، قصر
توسط	طول، توسط
طول	طول

اور اگر اس میں وقف بالروم کریں تو اس کی وجوہ اس طرح ہوں گی:

”وَالَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یَفۡرَحُوۡنَ......مَاٰبِ“

مدبدل وقف بالروم	مدبدل وصلا
قصر	قصر
توسط	توسط
طول	طول

نوٹ: یعنی وقف بالروم کا حکم مدبدل وصلاً والا ہی ہوگا۔

② اگر ایک مدبدل وقفاً ہو اور اس میں وقف بالسکون یا وقف بالاشمام کریں اور اس کے بعد دوسری مدبدل وصلاً آرہی ہو تو اس کی وجوہ اس طرح ہوں گی:

مدبدل وصلا	مدبدل وقف بالسکون اَوِ الاشمام
قصر	قصر
توسط، قصر	توسط
طول، توسط، قصر	طول

اور اگر پہلی مدبدل وقفاً میں وقف بالروم کریں تو اس کی وجوہ اس طرح ہوں گی:

مدبدل وصلا	مدبدل وقف بالروم
قصر	قصر
توسط	توسط
طول	طول

مدبدل سے مستثنیات: اس سے دو کلمے، تین قاعدے اور دو کلمات بالخلف مستثنیٰ ہیں:

کلمات: ① یُؤَاخِذُ ② اِسۡرَآئِیۡل

قاعدے: ① جب ہمزہ سے پہلے صحیح ساکن ہو۔ جیسے: (قُرۡاٰن - مَذۡءُوۡمًا)

② وہ ہمزہ جو وقف کی حالت میں تنوین سے بدلا ہو۔ جیسے: (دُعَآءً - نِدَآءً)

③ وہ ہمزہ جو شروع کلمہ میں ہمزہ وصلی کے بعد ہو۔ جیسے: (اُؤۡتُمِنَ - هُدَی ائۡتِنَا)

خلف: ﴿1﴾ عَادًا الْاُوْلٰی (النجم:50) ﴿2﴾ ءَ آلْئٰنَ (یونس:51-91)

عَادًا الْاُوْلٰی کی وجوہ:

اگراس کو مدبدل صحیح کے ساتھ ملایا جائے تو اس میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

مدبدل 'اٰمَنَ'	عَادًا الْاُوْلٰی
قصر	قصر، توسط، طول
توسط	توسط
طول	طول

ءَ آلْئٰنَ کی وجوہ:

اس میں وصلاً 7 اور وقفاً 9 وجوہ ہیں:

ءَآلْئٰنَ	ءَآلْئٰنَ
ابدال مع المد	**وصلاً:** قصر، توسط، طول
=	**وقفاً:** طول، توسط، قصر
ابدال مع القصر	**وصلاً:** قصر **وقفاً:** طول، توسط، قصر
تسہیل	**وصلاً:** قصر، توسط، طول
=	**وقفاً:** طول، توسط، قصر

اگراس کو 'اٰمَنْتُمْ بِه' کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو اس میں وصلاً 12 اور وقفاً 27 وجوہ ہوں گی:

اٰمَنْتُمْ بِه	ءَآلْئٰنَ
قصر	ابدال مع المد۔ **وفی اللام** وصلاً: قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
=	ابدال مع القصر ۔ **وفی اللام** وصلاً: قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
=	تسہیل۔ **وفی اللام** وصلاً: قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
توسط	ابدال مع المد۔ **وفی اللام** وصلاً: توسط ،قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
=	ابدال مع القصر ۔ **وفی اللام** وصلاً: قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
=	تسہیل۔ **وفی اللام** وصلاً: توسط ،قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
طول	ابدال مع المد۔ **وفی اللام** وصلاً: طول ، قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
=	ابدال مع القصر ۔ **وفی اللام** وصلاً: قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**
=	تسہیل۔ **وفی اللام** وصلاً: طول ، قصر وقفاً: **مدالثلاثہ**

اور اگر اس کو بعد والی مد بدل کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو اس میں وصلاً 12 اور وقفاً 27 وجوہ ہوں گی:

ءَآلْـٰٔنَ	وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ
ابدال مع المد۔ قصر البدل	مدالثلاثه
ابدال مع المد۔ توسط البدل	توسط
ابدال مع المد۔ طول البدل	طول
ابدال مع القصر ۔ قصر البدل	مدالثلاثه
تسہیل۔ قصر البدل	مدالثلاثه
تسہیل۔ توسط البدل	توسط
تسہیل۔ طول البدل	طول

زيادات الطيبة

لفظ "اِسْرَآئِيْل" میں، اور ہر وہ ہمزہ جو شروع کلمہ میں ہمزہ وصلی کے بعد ہو۔ اور اس سے ابتداء کی جائے، جیسے: (اِيْتُوْنِيْ) تو ان میں بھی مد بدل جائز ہے۔

التحريرات من طريق الطيبة

① لفظ "اِسْرَآئِيْل" میں مد بدل کے ساتھ لفظ (اَرَاَيْتَ) میں صرف تسہیل ہوگی۔ ابدال نہ ہوگا۔ (فريدة الدهر:4/ 412)

② لفظ "اِيْتُوْنِيْ" وغیرہ میں مطلقاً مد بدل جائز ہے۔ (فريدة الدهر:4/ 403)

❸ **مدلین:**

تعریف: ایک ہی کلمہ میں 'واؤ' 'یاء' ساکنہ جمع ہو جائیں اور ان سے پہلے مفتوح اور بعد میں ہمزہ آ جائے تو اس میں ازرق (توسط، طول) کرتے ہیں۔

التحريرات من طريق الشاطبية

① اگر ایک کلمہ میں پہلے مدلین اور بعد میں مد بدل جمع ہو جائیں تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

"وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ ...... وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا"

مدلين	مدبدل
توسط	قصر، توسط، طول
طول	طول

② اور اگر پہلے مد بدل پھر مدلین جمع ہو جائیں تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

"اَوَلَوۡ كَانَ ءَابَآؤُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ"

مدبدل	مدلین
قصر	توسط
توسط	توسط
طول	توسط، طول

مدلین سے مستثنیات: اس سے تین کلمات مستثنیٰ ہیں:

① سَوۡاٰت (الاعراف:20، 22، 26، 27 وطٰہٰ:121) ② مَوۡئِلًا (الکھف:58)

③ اَلۡمَوۡءٗدَةُ (التکویر:8) لیکن اس کے ہمزہ میں مد بدل ہوگی۔

سَوۡاٰت کا حکم:

اس میں ازرق کے لیے (توسط، طول) کی بجائے (قصر، توسط) ہے۔اور اس کے ہمزہ میں مد بدل ہے۔

﴿ التحريرات من طريق الشاطبية ﴾

① اگر اس میں مدلین اور مد بدل کو ملایا جائے تو اس کی وجوہ اس طرح ہوں گی:

'سَوۡاٰت' کی واؤ میں	'سَوۡاٰت' کے ہمزہ میں
قصر	قصر، توسط، طول
توسط	توسط

② اور اگر اس کلمہ کو پیچھے مد بدل کے ساتھ ملایا جائے تو پھر وجوہ اس طرح ہوں گی:

مدبدل	'سَوۡاٰت' کی واؤ میں	'سَوۡاٰت' کے ہمزہ میں
قصر	قصر	قصر
توسط	قصر، توسط	توسط
طول	قصر	طول

﴿ زيادات الطيبة ﴾

لفظ "شَيۡء" کے علاوہ باقی ہر جگہ مدلین میں توسط، طول کے ساتھ قصر بھی جائز ہے۔ جیسے: (سَوۡءَةَ)

3 عین مریم اور عین شوریٰ میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں: ﴿1﴾ توسط ﴿2﴾ طول

﴿ زیادت الطیبة ﴾

عین مریم اور عین شوریٰ میں ان کے لیے 'قصر' بھی جائز ہے۔

﴿ باب میم الجمع ﴾

جب میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی آجائے تو اس میں صلہ کرتے ہیں۔ جیسے: (عَلَيۡكُمۡ أَنۡفُسَكُمۡ)

﴿ باب هاء الكناية ﴾

الفاظ	من طریق الشاطبیة	زیادات الطیبة
أَرۡجِه (الاعراف:111 والشعراء:36)۔ فَأَلۡقِه (النمل:28)۔ وَيَتَّقِه (النور:52)	صلہ	×
فِيهِ مُهَانًا (الفرقان:69)	قصر	×
أَنۡسَانِيهُ (الکہف:63) عَلَيۡهُ (الفتح:10)	کسرہ	×

﴿ باب همزتين من كلمة ﴾

تعریف: ایک ہی کلمہ میں دو متحرک ہمزہ قطعی جمع ہوں۔

صورتیں: اس کی تین صورتیں ہیں:

﴿1﴾ دونوں ہمزے مفتوح ہوں۔ جیسے: (ءَأَنۡذَرۡتَهُمۡ)

﴿2﴾ پہلا مفتوح دوسرا مکسور ہو۔ جیسے: (ءَإِنَّا)

﴿3﴾ پہلا مفتوح دوسرا مضموم ہو۔ جیسے: (ءَأُنۡزِلَ)

تینوں صورتوں میں ازرق کے لیے دوسرے ہمزہ میں تسہیل بلا ادخال ہے۔ اور پہلی صورت میں ابدال بھی ہے۔ اگر اس کے بعد ساکن حرف ہو۔ جیسے: (ءَأَنۡذَرۡتَهُمۡ) تو ابدال مع المد۔ ورنہ اس میں ابدال مع القصر ہوگا۔ جیسے: (ءَأَلِدُ)

﴿ تنبیہات ﴾

﴿1﴾ ءَامَنۡتُمۡ (الاعراف:123 وطٰهٰ:71 و الشعراء:49) اس کلمہ کو وہ استفہام اور دوسرے ہمزہ میں تسہیل بلا ادخال سے پڑھتے ہیں۔

② ءَ اٰلِهَتُنَا (الزخرف:58) اس کلمہ کے دوسرے ہمزہ میں وہ تسہیل بلا ادخال کرتے ہیں۔

③ ءَ اَنْتَ (الانبیاء:62) اس کلمہ میں وقف کی صورت میں تین ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ابدال ممنوع ہے۔

④ اَرَءَيْتَ (حیث وقع) اس کلمہ کے ہمزہ میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں: ① تسہیل ② ابدال مع المد

لیکن یاد رہے کہ: وقف کی صورت میں ان کے لیے ابدال ممنوع ہے۔ لیکن سید ہاشم کہتے ہیں کہ اگر ابدال کے ساتھ 'ی' پر توسط کر لیا جائے تو پھر ابدال جائز ہے۔

⑤ ءَ اُشْهِدُوْا (الزخرف:19) اس کلمہ کو وہ استفہام اور دوسرے ہمزہ میں تسہیل بلا ادخال سے پڑھتے ہیں۔

⑥ ءَ اٰلذَّكَرَيْنِ (الانعام:143-144) - آٰللّٰهُ (یونس:59-النمل:59) ان کلمات میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں: ① ابدال مع المد ② تسہیل

⑦ آٰلْئٰنَ (یونس:51-91) اس کلمہ میں ان کے لیے تین وجوہ ہیں:

① ابدال مع المد ② ابدال مع القصر ③ تسہیل

﴿ زیادات الطیبة ﴾

لفظ "أَئِمَّةَ" میں تسہیل الھمز کے ساتھ ابدال بالیاء بھی جائز ہے۔

﴿ التحریر من طریق الطیبة ﴾

لفظ "أَئِمَّةَ" کا ابدال، یائی میں 'فتح' اور عام مد بدل اور لفظ "إِسْرَآئِيْل" میں 'طول' کے ساتھ آئے گا۔

(فریدة الدھر:4/ 123)

﴿ استفهام مكرر ﴾

مندرجہ ذیل سورتوں میں وہ پہلے میں استفہام (یعنی: تسہیل بلا ادخال) اور دوسرے میں اخبار کرتے ہیں:

	سورتیں	آیت
❶	الرعد	5
❷	الاسراء (دونوں)	49-98
❸	مومنون	82
❹	السجدہ	10
❺	الصّٰفّٰت (دونوں)	16-53
❻	النازعات	10
❼	الواقعة	47

اور دو مقامات پر اس کے لیے پہلے میں اخبار اور دوسرے میں استفہام (یعنی: تسہیل بلا ادخال) ہے:

	سورت	آیت
❶	النمل	67
❷	العنکبوت	28

﴿ باب همزتین من کلمتین ﴾

تعریف: دو کلموں میں دو متحرک ہمزہ قطعی جمع ہوں۔

صورتیں: اس کی دو صورتیں ہیں:

❶ **متفق الحرکہ:** ① تسهيل الهمزة الثانية

② ابدال مع المد (جب اس کے بعد ساکن حرف ہو۔ جیسے: (جَآءَ اَمۡرُنَا)

ابدال مع القصر (جب اس کے بعد متحرک حرف ہو۔ جیسے: (جَآءَ اَجَلُهُمۡ)

یہ حکم اس وقت ہے جب ہمزہ کے بعد حرف کی حرکت اصلی ہو۔ اگر اس کی حرکت عارضی ہو تو اس میں ان کے لیے (قصر، طول) دونوں وجوہ ہیں۔ اس طرح کے قرآن مجید میں تین کلمات ہیں:

① عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ (النور:33) ② مِنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ (الاحزاب:32)

③ لِلنَّبِيِّ اِنۡ اَرَادَ (الاحزاب:50)

﴿ تنبیهات ﴾

① **عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ (النور:33) کی وجوہ:** اس میں ازرق کے لیے چار وجوہ ہیں:

① دوسرے ہمزہ میں تسہیل ② ابدال مع الطّول

③ ابدال مع القصر ④ ابدال بالیاء

② **هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ (البقرة:31) کی وجوہ:** اس میں ازرق کے لیے تین وجوہ ہیں:

① دوسرے ہمزہ میں تسہیل ② ابدال مع الطّول ③ ابدال بالیاء

③ **جَآءَ اٰلَ لُوۡطِ (الحجر:61) - جَآءَ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ (القمر:41) کی وجوہ:** ان میں ازرق کے لیے پانچ وجوہ ہیں:

① دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع القصر ② دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع التوسط

③ دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع الطّول ④ ابدال مع القصر

⑤ ابدال مع الطّول

﴿ التحریرات من طریق الشاطبیة ﴾

اگر ان دوکلمات کو مدبدل کے ساتھ ملائیں، تو اس میں ازرق کے لیے دو مذاہب ہیں:

① **شیخ یمنی:** ان کے مطابق ان کے مابین 11 وجوہ ہیں۔ کیونکہ ان دوکلمات کی مد بدل مختلف فیہ ہے۔ اور اکثر قراء کا عمل اسی پر ہے۔

② **سلطان مزاحی:** ان کے مطابق ان کے مابین 9 وجوہ ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ان دوکلمات کی مدبدل مختلف فیہ نہیں ہے۔

تفصیل درج ذیل ہے:

① اگر ان دوکلمات کو پیچھے مدبدل کے ساتھ ملائیں تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ	جَآءَ اٰلَ لُوْطِ	مذاہب
قصر	تسہیل مع القصر	شیخ یمنی ، سلطان مزاحی کے مطابق
=	ابدال مع القصر	=
=	ابدال مع الطّول	=
توسط	تسہیل مع التوسط	=
=	تسہیل مع القصر	شیخ یمنی کے مطابق
=	ابدال مع القصر	شیخ یمنی ، سلطان مزاحی کے مطابق
=	ابدال مع الطّول	=
طول	تسہیل مع الطّول	=
=	تسہیل مع القصر	شیخ یمنی کے مطابق
=	ابدال مع القصر	شیخ یمنی ، سلطان مزاحی کے مطابق
=	ابدال مع الطّول	=

② اور اگر ان کو بعد والی مدبدل کے ساتھ ملائیں تو پھر ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ	بِاٰیٰتِنَا	مذاہب
تسہیل مع القصر	قصر	شیخ یمنی ، سلطان مزاحی کے مطابق
=	توسط، طول	شیخ یمنی کے مطابق
تسہیل مع التوسط	توسط	شیخ یمنی ، سلطان مزاحی کے مطابق
تسہیل مع الطّول	طول	=
ابدال مع القصر	قصر، توسط، طول	=
ابدال مع الطّول	قصر، توسط، طول	=

❷ **مختلف الحرکہ:**

① **مفتوح+مکسور:** جیسے: (تَفِيْءَ اِلَا) دوسرے ہمزہ میں 'تسہیل'

② **مفتوح+مضموم:** جیسے: (جَآءَ اُمَّةً) دوسرے ہمزہ میں 'تسہیل'

③ **مکسور+مفتوح:** جیسے: (وَالسَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا) دوسرے ہمزہ میں 'ابدال'

④ **مضموم+مفتوح:** جیسے: (نَشَآءُ اَصَبْنَا) دوسرے ہمزہ میں 'ابدال'

⑤ **مضموم+مکسور:** جیسے: (یَشَآءُ اِلَا) دوسرے ہمزہ میں 'تسہیل' 'ابدال'

یہ ساری ابدال وتسہیل والی وجوہ صرف وصل کی حالت میں آئیں گی۔ اگر پہلے ہمزہ پر وقف کرلیا اور دوسرے ہمزہ سے ابتداء کی تو پھر تمام صورتوں میں تحقیق ہوگی۔

﴿ باب ھمزالمفرد ﴾

تعریف: کلمہ میں صرف ایک ہمزہ ہو، اس کے ساتھ کوئی دوسرا ہمزہ نہ ہو۔

قاعدے:

❶ ازرق ہر اس ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مد سے بدل کر پڑھتے ہیں جو 'ف' کلمہ میں ہو۔ جیسے: (یُؤْمِنُ - فَاْتُوْا)

مستثنیات: ① اس سے لفظ 'اِیْوَاء' کے الفاظ مستثنیٰ ہیں۔ جیسے: (مَأْوٰهُمْ - تُؤْوِیْ)

② [بِئْسَ - اَلذِّئْبُ - بِئْرٍ] ان تین کلمات میں ازرق ہمزہ کے عین کلمہ میں ہونے کے باوجود ابدال کرتے ہیں۔

❷ ازرق ہر اس ہمزہ کو 'واؤ' سے بدلتے ہیں جو 'ف' کلمہ میں ضمہ کے بعد ہو۔ جیسے: (مُؤَجَّلًا - مُؤَذِّنٌ)

مستثنیات: اس سے دو کلمے [فُؤَادَ - بِسُؤَالِ] مستثنیٰ ہیں۔ ان کے ہمزہ میں ازرق کے لیے مد بدل ہے۔

﴿ تنبیھات ﴾

❶ **اَرَءَیْتَ:** اس کلمہ کے ہمزہ میں وہ (تسہیل و ابدال مع المد) دونوں کرتے ہیں۔

❷ **لِئَلَّا:** (البقرۃ:150 و النساء:165 و الحدید:21) اس کلمہ کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر (لِیَلَّا) پڑھتے ہیں۔

❸ **اَلنَّسِیْٓءُ:** (التوبۃ:37) اس کلمہ کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر 'یاء' کا 'یاء' میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے: (اَلنَّسِیُّ)

4 يُضَاهِئُوْنَ (التوبة:30)-اَلصَّابِئُوْنَ ، اَلصَّابِئِيْنَ: (حيث وقعت) ان کلمات کے ہمزہ کو حذف کر کے (يُضَاهُوْنَ - اَلصَّابُوْنَ - اَلصَّابِيْنَ) پڑھتے ہیں۔

5 اَلْبَرِيَّۃَ (البينة:6، 7)-اَلنَّبِيِّ ، اَلنُّبُوَّۃَ ، اَلْاَنْبِيَآءَ ، زَكَرِيَّا ، هُزُوًا ، كُفُوًا: (حيث وقع) ان کلمات کو ہمزہ سے (اَلْبَرِيْٓـئَةَ - اَلنَّبِيٓءَ - اَلنُّبُوٓءَةَ - اَلْاَنْبِئَآءَ - زَكَرِيَّآءَ - هُزُؤًا - كُفُؤًا) پڑھتے ہیں۔

6 اَلّٰٓئِىْ: (الاحزاب:4 والمجادلة:2 والطلاق:4 معًا) اس کلمہ کی یاء کو وہ حذف کرتے ہیں اور اس کے ہمزہ میں ان کے لیے درج ذیل وجوہ ہیں:

وصلاً: دو جوہ: ﴿1﴾ تسہیل مع الطّول ﴿2﴾ تسہیل مع القصر

وقفاً: تین وجوہ: ﴿1﴾ تسہیل مع الروم مع الطّول ﴿2﴾ تسہیل مع الروم مع القصر

﴿3﴾ ابدالها ياء ساكنة مع المد اللازم جیسے: اَلّٰىْ

7 هٰٓاَنْتُمْ: (حيث وقعت) اس کلمہ میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں:

﴿1﴾ حذف الف مع تسهيل الهمز ﴿2﴾ حذف الف مع ابدال مع المد

﴿ زيادات الطيبة ﴾

لفظ " هٰٓاَنْتُمْ " میں ان کے لیے مزید دو اور وجوہ جائز ہیں:

﴿1﴾ اثبات الف مع تسهيل الهمز مع المد ﴿2﴾ اثبات الف مع تسهيل الهمز مع القصر

یعنی یہ وجوہ حمزہ کے لیے لفظ 'اَلسَّمَآءِ' میں وقفاً وجوہ کی طرح ہیں۔

﴿ التحرير من طريق الطيبة ﴾

لفظ " هٰٓاَنْتُمْ " میں چاروں وجوہ مطلقاً جائز ہیں۔ (فريدة الدهر:2/ 430، 521)

﴿ باب نقل حركة الهمز الى الساكن قبلها ﴾

تعریف: جب کلمہ کا آخری حرف ساکن ہو اور وہ حرف مدہ نہ ہو اور اس کے بعد ہمزہ قطعی آجائے تو ازرق ہمزہ کی حرکت ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے: (قَدَ فْلَحَ - خَلَوِ الٰى)

اور اسی کی مثل لام تعریف ہے۔ بشرط یہ کہ لام اور ہمزہ رسماً ملے ہوں۔ جیسے: (اَلَارْضِ) اگر جدا ہوں جیسے: (مِلْءُ) تو اس میں نقل حرکت نہ کریں گے۔

اور لفظ " آلٓمَّ اَحَسِبَ " (العنكبوت:1، 2) میں ان کے لیے وصل کی حالت میں نقل ہونے کی وجہ سے میم پر (طول وقصر) دونوں وجہیں جائز ہیں۔

نوٹ: اگر(آلْاَرْضِ - آلْاَعْرَابُ - آلْاٰنَ (اخباریہ))جیسے کلمات سے ابتداء کریں تو اس میں ان کے لیے دو وجوہ جائز ہیں:

① الف سے ابتداء کرنا: جیسے:(آلْاٰخِرَۃ - آلْاَعْرَابُ - آلْاٰنَ (اخباریہ))

② لام سے ابتداء کرنا: جیسے:(لَاٰخِرَۃ - لَاَعْرَابُ - لَاٰنَ (اخباریہ))

لیکن یاد رہے کہ: اگر(آلْاٰخِرَۃ - آلْاٰنَ (اخباریہ))جیسے کلمات میں ہمزہ سے ابتداء کریں تو اس میں مد بدل کی تینوں مد ہوں گی۔ اور اگر لام سے ابتداء کریں تو اس میں صرف قصر ہوگی۔

یہ بھی یاد رہے کہ: نقل حرکت کی وجہ سے لام کو جو حرکت ملی ہے یہ عارضی ہے۔ اس لیے پچھلے حرف پر اجتماع ساکنین کی وجہ سے جو حرکت آئی تھی اس کو باقی رکھیں گے۔ جیسے:(یَسْتَمِعِ الْئٰنَ) اس میں 'ع' کو کسرہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ملا ہے۔ اس کو نقل کی صورت میں اس طرح (یَسْتَمِعْ الاٰنَ) ساکن نہیں پڑھیں گے۔ کیونکہ نقل کی وجہ سے 'لام' کو جو حرکت ملی ہے وہ عارضی ہے۔

تنبیہات

① **کِتَابِیَہْ اِنِّیْ** (الحاقة :19، 20) **کی وجوہ:** اس میں ازرق کے لیے دو وجوہ ہیں:

① نقل حرکت۔ جیسے:(کِتَابِیَہِ انِّیْ)

② عدم نقل حرکت۔ جیسے:(کِتَابِیَہْ اِنِّیْ) اور یہ بہتر ہے۔

② **مَالِیَہْ هَلَكَ** (الحاقة :28، 29) **کی وجوہ:** اس میں بھی ازرق کے لیے دو وجوہ ہیں:

① ادغام ② سکتہ۔ لیکن یاد رہے کہ یہ سکتہ امام حمزہ کے سکتہ سے آدھا ہوگا۔

التحريرات من طريق الشاطبية

جب [کِتَابِیَہْ اِنِّیْ] کو [مَالِیَہْ هَلَكَ] کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو اس میں چار وجوہ نہیں آئیں گی بلکہ دو آئیں گی۔ یعنی اس طرح:

کِتَابِیَہْ اِنِّیْ	مَالِیَہْ هَلَکَ
نقل حرکت	ادغام
عدم نقل	سکتہ

﴿باب الادغام حروف قربت مخارجها﴾

❶ ازرق لفظ قَدْ کی 'دال' کا 'ضاد' اور 'ظا' میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے: [فَقَدْ ضَلَّ - قَدْ ظَلَمَ]

❷ تائے تانیث کی 'تا' کا 'ظا' میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے: [حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا]

❸ [اِتَّخَذْتُ - اَخَذْتُهُمْ] اور اس کے تمام باب میں 'خ' کا 'تا' میں ادغام کرتے ہیں۔

❹ [يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ] 'س' کا 'واؤ' میں وصلاً ادغام کرتے ہیں۔

❺ [نٓ وَالْقَلَمِ] 'ن' کا 'واؤ' میں وصلاً اظہار وادغام دونوں کرتے ہیں۔

❻ [اِرْكَبْ مَّعَا] (هود:42)-[يَلْهَثْ ذّٰلِكَ] (الاعراف:176) ان دونوں کلمات میں صرف اظہار کرتے ہیں۔

﴿زیادات الطیبة﴾

1. [يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ] میں ان کے لیے 'ادغام' کے ساتھ 'اظہار' بھی جائز ہے۔

2. [يَلْهَثْ ذّٰلِكَ] میں ان کے لیے 'اظہار' کے ساتھ 'ادغام' بھی جائز ہے۔

﴿التحریرات من طریق الطیبة﴾

① لفظ ''يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ'' میں اظہار اس کی 'یاء' کے فتح کے ساتھ ہوگا۔(فریدۃالدھر:4/ 213)

② لفظ ''يَلْهَثْ ذّٰلِكَ'' میں ادغام مد بدل میں طول اور 'راء منصوب' میں تفخیم کے ساتھ ہوگا۔(شرح مختصر قواعدالتحریرات للجابر:21)

﴿باب الفتح والتقلیل والامالة﴾

امالہ: فتح کو کسرہ اور الف کو یاء کی طرف جھکانا۔

تقلیل: حرف کا تلفظ فتح اور امالہ کے درمیان کرنا۔

قاعدے:

❶ ذوات الیاء میں ازرق کے لیے فتح اور تقلیل ہے۔

ذوات الیاء کو پہچاننے کے طریقے:

1 ہر وہ الف جو یاء سے بدل کر لکھا ہو۔ جیسے: (کُسَالٰی - مَأوٰی - اَدْنٰی)

2 رسم ہی یاء سے ہو۔ اور وہ جس مرضی وزن پر ہو۔ جیسے: (تَعَالٰی - اِسْتَغْنٰی)

3 اگر یاء کو افعال میں پہچاننا ہے تو اس کا واحد متکلم کا صیغہ لے آئیں۔ جیسے: (دَعْوٰی - اَھْدٰی) سے (دَعْوَیْتُ - ھَدَیْتُ)

4 اگر یاء کو اسماء میں پہچاننا ہے تو اس کا تثنیہ کا صیغہ لے آئیں۔ جیسے: (اَلْھُدٰی - مَثْنٰی) سے (اَلْھُدَیَانِ - مَثْنَیَانِ)

مستثنیات: ان سے نو کلمات مستثنیٰ ہیں: (لَدٰی - زَکٰی - حَتّٰی - اِلٰی - عَلٰی - اَلرِّبٰو - مَرْضَاتِ - کِلَاھُمَا (الاسراء:23) - کَمِشْکٰوۃٍ (النور:35)) اس میں ان کے لیے صرف فتح ہے۔

﴿ التحريرات من طريق الشاطبية ﴾

① اگر کسی جگہ پہلے مد بدل پھر ذوات الیاء جمع ہو جائیں۔ تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

" وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ...... اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ "

ذوات الیاء	مدبدل
فتح	قصر
تقلیل	توسط
فتح، تقلیل	طول

② اور اگر کسی جگہ پہلے ذوات الیاء پھر مد بدل جمع ہو جائیں۔ تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

" فَتَلَقّٰی اٰدَمُ "

مدبدل	ذوات الیاء
قصر، طول	فتح
توسط، طول	تقلیل

③ اگر کسی جگہ ذوات الیاء اور مدلین جمع ہو جائیں۔ تو ان میں کوئی وجہ ممنوع نہ ہوگی۔ یعنی اس طرح چاروں وجوہ ہی آئیں گی:

"کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ وَھُوَ کُرۡہٌ لَّکُمۡ وَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَھُوۡا شَیۡـًٔا وَّھُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ"

ذوات الیاء	مدلین
فتح	توسط، طول
تقلیل	=

④ اگر کسی جگہ مد بدل اور مدلین جمع ہو جائیں۔ تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

مدبدل	مدلین
قصر، توسط	توسط
طول	توسط، طول

⑤ اگر کسی جگہ مد بدل، ذوات الیاء اور مدلین جمع ہو جائیں۔ تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

"وَءَاتَیۡتُمۡ اِحۡدٰىھُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡہُ شَیۡـًٔا"

مدبدل	ذوات الیاء	مدلین
قصر	فتح	توسط
توسط	تقلیل	توسط
طول	فتح، تقلیل	توسط، طول

⑥ اگر کسی جگہ ذوات الیاء اور مد بدل وقفاً جمع ہو جائیں۔ تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

"ذٰلِکَ مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَاللّٰہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنُ الۡمَاٰبِ"

ذوات الیاء	مدبدل (وقفاً)
فتح	طول، توسط، قصر مع الاسکان
=	طول، قصر مع الروم
تقلیل	طول، توسط مع الاسکان والروم

⑦ اگرکسی جگہ مدبدل (وصلاً)اور ذوات الیاء اور مدبدل (وقفاً) جمع ہوجائیں۔تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

مدبدل(وصلا)	ذوات الیاء	مدبدل(وقفًا)
قصر	فتح	طول، توسط، قصرمع الاسکان والاشمام
=	=	قصرمع الروم
توسط	تقلیل	طول، توسط مع الاسکان والاشمام
=	=	توسط مع الروم
طول	فتح، تقلیل	طول مع الاسکان والروم والاشمام

⑧ اگرکسی جگہ ذوات الیاء اور مدلین اور مدبدل (وصلاً)اور مدبدل (وقفاً) جمع ہوجائیں۔تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

ذوات الیاء	مدلین	مدبدل(وصلا)	مدبدل(وقفًا)
فتح	توسط	قصر	طول، توسط، قصرمع الاسکان والاشمام
=	=	=	قصرمع الروم
=	=	طول	طول مع الاسکان والروم والاشمام
=	طول	=	=
تقلیل	توسط	توسط	طول، توسط مع الاسکان والاشمام
=	=	=	توسط مع الروم
=	=	طول	طول مع الاسکان والروم والاشمام
=	طول	=	=

⑨ اگر ”سَوْاٰت“ کومدبدل اور ذوات الیاء کے ساتھ ملاکر پڑھیں۔تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

” یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى “

مدبدل	’سَوْاٰت‘ کی واؤمیں	’سَوْاٰت‘ کے ہمزہ میں	ذوات الیاء
قصر	قصر	قصر	فتح
توسط	=	توسط	تقلیل
=	توسط	=	=
طول	قصر	طول	فتح، تقلیل

⑩ اور اگر پہلے "سَوْاٰت" پھر ذوات الیاء اور مد بدل آجائیں۔ تو ان میں وجوہ اس طرح ہوں گی:

"فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ...... وَعَصٰى اٰدَمُ "

'سَوْاٰت' کی واؤ میں	'سَوْاٰت' کے ہمزہ میں	ذوات الیاء	مدبدل
قصر	قصر	فتح	قصر
=	توسط	تقلیل	توسط
=	طول	فتح، تقلیل	طول
توسط	توسط	تقلیل	توسط

⑪ اگر "فَلَمَّا تَرَآءَا الْجَمْعَانِ" (الشعراء:61) میں "تَرَآءَا" پر وقف کریں تو اس کے ہمزہ میں ازرق کے لیے مدبدل اور ذوات الیاء والی چاروں وجوہ ہوں گی۔

❷ ازرق ہر اس الف متطرفہ میں صرف تقلیل کرتے ہیں جو 'راء' کے بعد ہو۔ جیسے: (بُشْرٰى - اُخْرٰى)

مستثنیات: اس سے [اَرٰىكَهُمْ] (الانفال:43) مستثنیٰ ہے۔ اس میں ان کے لیے فتح، تقلیل ہے۔

❸ ازرق ہر اس الف میں صرف تقلیل کرتے ہیں جو 'راء متطرفہ مکسورہ' سے پہلے ہو۔ جیسے: (اَبْصَارِهِمْ - اَلنَّارِ - اَلْاَبْرَارِ) اسی طرح [كٰفِرِيْنَ - اَلْكٰفِرِيْنَ] میں بھی۔

مستثنیات: اس سے [اَنْصَارِيْٓ (ال عمران:52 و الصف:14) - تُمَارِ (الکھف:22) - اَلْجَوَارِ (الرحمٰن:24 والتکویر:16) - اَلْبَارِئُ (الحشر:24)] مستثنیٰ ہے۔ اس میں ان کے لیے صرف فتح ہے۔

خُلف: لفظ [اَلْجَارِ (النساء:36 معًا) - جَبَّارِيْنَ (المائدۃ:22 والشعراء:130)] میں ان کے لیے فتح، تقلیل ہے۔

﴿ التحريرات من طريق الشاطبية ﴾

① لفظ [اَلْجَارِ] کو مدلین اور ذوات الیاء کے ساتھ ملائیں تو اس میں علماء تحریرات کے ہاں تین مذاہب ہیں:

① اس کو الشیخ سلطان نے امام ابن جزری سے نقل کیا ہے:

شَيْئًا	الْقُرْبٰى	الْجَارِ
توسط، طول	فتح	فتح
توسط، طول	تقلیل	تقلیل

② اس کو اکثر مصنفین نے اختیار کیا ہے۔ اور غالباً اسی پر عمل ہے:

الْجَارِ	الْقُرْبٰى	شَيْئًا
فتح، تقلیل	فتح	توسط، طول
فتح، تقلیل	تقلیل	توسط، طول

③ اس کو امام منصوری اور ان کے متبعین نے اختیار کیا ہے۔

الْجَارِ	الْقُرْبٰى	شَيْئًا
فتح، تقلیل	فتح	توسط
تقلیل	تقلیل	=
فتح، تقلیل	فتح	طول
فتح	تقلیل	=

اور اگر اس کے ساتھ مد بدل کو بھی ملا دیا جائے تو ان تینوں مذاہب میں سے ہر ایک کے مطابق اس وجوہ ہوں گی:

①

مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ	الْجَارِ	الْقُرْبٰى	شَيْئًا
قصر، طول	فتح	فتح	توسط
توسط، طول	تقلیل	تقلیل	=
طول	فتح، تقلیل	فتح، تقلیل	طول

②

مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ	الْجَارِ	الْقُرْبٰى	شَيْئًا
قصر، طول	فتح، تقلیل	فتح	توسط
توسط، طول	فتح، تقلیل	تقلیل	=
طول	فتح، تقلیل	فتح، تقلیل	طول

③

مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ	الْجَارِ	الْقُرْبٰی	شَيْئًا
قصر، طول	فتح، تقلیل	فتح	توسط
توسط، طول	تقلیل	تقلیل	=
طول	فتح، تقلیل	فتح	طول
طول	فتح	تقلیل	=

② لفظ[جَبَّارِيْنَ] کو اگر ذوات الیاء کے ساتھ ملائیں تو اس میں علماءِ تحریرات کے ہاں وہ پہلے دو مذاہب ہیں جو لفظ ''اَلْجَارِ'' کے تحت گزر چکے ہیں۔

❹ رؤوس الآیۃ سورتوں میں ان کے لیے صرف تقلیل ہے، چاہے وہ ذوات الیاء ہیں یا ذوات الراء۔ اور جن ذوات الیاء رؤوس الآیۃ میں 'ھا' ہے۔ان میں ان کے لیے فتح، تقلیل ہے۔اور یہ 'ھا' سورت 'النازعات' اور 'الشمس' میں ہے۔

رؤوس الآیۃ سورتیں یہ ہیں: ''طٰهٰ - النجم - المعارج - القيامة - النازعات - عبس - الاعلى - الشمس - الليل - الضحى - العلق.''

❺ لفظ 'رَاٰی' جیسے بھی آئے متحرک سے پہلے، جیسے: (رَاٰی کَوْکَبًا - رَءَاكَ - رَءَاهُ) اس کی 'راء' اور 'ہمزہ' میں ان کے لیے تقلیل ہے۔اور اگر ساکن سے پہلے آئے، جیسے: (رَءَا الشَّمْسَ - رَءَا الْقَمَرَ) تو اس میں ان کے لیے وصلاً فتح اور وقفاً تقلیل ہوگی۔

❻ لفظ[نَاٰ](الاسراء:83 و فصلت: 51) کے ہمزہ میں ان کے لیے فتح و تقلیل ہے۔اور اگر اس کے ساتھ مد بدل کو ملائیں تو اس کا حکم وہی ہے جو ذوات الیاء اور مد بدل کے جمع ہونے کی صورت میں ہے۔

❼ لفظ 'اَلتَّوْرٰاةَ' اور حروف مقطعات میں سے (را - حا) اور (كٓهٰيٰعٓصٓ) میں سے 'ھا، یا' میں ان کے لیے تقلیل ہے۔اور لفظ 'طٰهٰ' کی ہاء میں امالہ کبریٰ ہے۔اس کے علاوہ کسی اور جگہ ان کے لیے امالہ نہیں ہے۔

❽ اگر کسی جگہ وقف کی صورت میں ذوات الیاء یا ذوات الراء بن رہی ہے تو اس کا حکم وہی ہوگا جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔یعنی ذوات الیاء میں ان کے لیے فتح، تقلیل اور ذوات الراء میں صرف تقلیل۔جیسے: (هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ - قُرًى ظَاهِرَةً - اَلْقُرَى الَّتِيْ - نَرَى اللّٰهَ) میں (هُدٰى - قُرٰى - اَلْقُرٰى - نَرٰى) پر وقف کریں۔

تنبیہات:

1. لفظ[اَلْهُدَى ايْتِنَا](الانعام:71) میں وصلاً کی حالت میں ان کے لیے صرف فتح ہوگا۔ کیونکہ اس کا الف ابدال کی وجہ سے آیا ہے۔ اور حقیقت میں وہ ہمزہ ساکنہ ہے۔ اور بعض قراء نے اس میں تقلیل کی اجازت دی ہے۔ اس بناء پر کہ طیبۃ النشر میں اس کا احتمال سا ہے کہ یہ الف ابدال کی وجہ سے نہیں آیا۔ بلکہ حقیقی ہے۔ لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے۔ وبھٰذا قال الجزری والمنصوری

2. لفظ[كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ](الکہف:33) میں (كِلْتَا) پر وقف کریں تو اس میں تقلیل ہوگی یا نہیں؟

بعض قراء کہتے ہیں کہ اس کا 'الف' یاء سے بدلا ہوا ہے اور یہ 'فَعْلٰی' کے وزن پر ہے اور اس میں تقلیل ہے۔ اور بعض قراء کہتے ہیں کہ اس کا 'الف' تثنیہ کا ہے۔ اس لیے اس میں صرف فتح ہے۔ اور یہی راجح ہے۔ وبھٰذا قال الجزری والمنصوری

﴿ زیادات الطیبۃ ﴾

1. مد بدل اور ذوات الیاء کے جمع ہونے کی صورت میں مطلقاً چھ وجوہ جائز ہیں۔
2. رؤس الآی (ذوات الیاء) میں تقلیل کے ساتھ ان کے لیے مطلق طور پر فتح بھی جائز ہے۔
3. [كٓهٰيٰعٓصٓ] کی 'ھا، یا' میں تقلیل کے ساتھ ان کے لیے فتح بھی جائز ہے۔
4. [طٰهٰ] کی 'ھا' میں امالہ کے ساتھ ان کے لیے تقلیل بھی جائز ہے۔
5. [يٰسٓ] کی 'یا' میں فتح کے ساتھ ان کے لیے تقلیل بھی جائز ہے۔

﴿ التحریرات من طریق الطیبۃ ﴾

① لفظ "**يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ**" میں تقلیل اس کے ادغام اور ہمزتین مفتوحتین میں تسہیل کے ساتھ ہوگی۔ (شرح مختصر قواعدالتحریرات للجابر:11)

② لفظ "**كٓهٰيٰعٓصٓ**" کی 'ھا' اور 'یا' کا فتح یائی میں فتح اور 'راء مضموم' میں ترقیق کے ساتھ ہوگا۔ (شرح مختصر قواعدالتحریرات للجابر:10)

③ لفظ "**طٰهٰ**" کی 'ھا' میں تقلیل، یائی اور رؤس الآی میں فتح کے ساتھ ہوگی۔

﴿ باب الرٰءات ﴾

قاعدے:

❶ ازرق ہراس راءکو جومفتوح یامضموم ہو،باریک پڑھتے ہیں جس سے پہلے کسرہ متصلہ یایائے ساکنہ ہو۔ جیسے:(حَصِرَتۡ - نَذِیۡرًا)

شرائط:

① ماقبل کسرہ متصلہ ہو۔جیسے:(نَخِرَةً)اگرکسرہ منفصلہ ہو،جیسے:(بِرُءُوۡسِكُمۡ)توپھرراءباریک نہ ہوگی۔

② یاماقبل یاءساکنہ ہو۔جیسے:(تَحۡرِیۡرُ)اگریاءمتحرکہ ہو،جیسے:(اَلۡخِیَرَةُ)توپھرراءباریک نہ ہوگی۔

❷ اگرراءاورکسرہ کے درمیان کوئی حرف ساکن آجائے علاوہ (ص،ق،ط) کے،توازرق اس راءکوبھی باریک پڑھتے ہیں۔جیسے:(اِخۡرَاجُهُمۡ)

اگرماقبل(ص،ق،ط)میں سےکوئی حرف ساکن آجائےتوپھرراءموٹی ہی ہوگی۔جیسے:(اِصۡرًا - قِطۡرًا - وِقۡرًا)

مستثنیات:

① عجمی نام: (اِبۡرَاهِیۡمَ - اِسۡرَآئِیۡلَ - عِمۡرَانَ - اِرَمَ)

② جوراءمکررہو۔ جیسے:(مِدۡرَارًا - فِرَارً - اِصۡرَارٍ)

③ جس راءکےبعدحروف مستعلیہ آرہےہوں۔جیسے:(صِرَاطَ - اِعۡرَاضًا - فِرۡقَةٍ)

لفظ"بِشَرَرٍ"(المرسلت:32) کاحکم:

ازرق صرف اس کلمہ کی راءکوماقبل فتحہ ہونے کے باوجود باریک پڑھتے ہیں۔یادرہے کہ جب اس کلمہ پر وقف کریں گےتودوسری راءموٹی نہیں بلکہ باریک ہی پڑھی جائے گی۔

خُلف:

① درج ذل چھ کلمات میں ازرق کے لیے تفخیم وترقیق دونوں وجوہ ہیں۔لیکن مدبدل میں توسط کے ساتھ ان میں صرف تفخیم ہوگی:(ذِكۡرًا - سِتۡرًا - حِجۡرًا - اِمۡرًا - وِزۡرًا - صِهۡرًا)

② لفظ[حَیۡرَانَ](الانعام:71)میں بھی ازرق کے لیے تفخیم وترقیق دونوں وجوہ ہیں۔لیکن اس میں مدبدل کی تینوں وجوہ کے ساتھ دونوں وجوہ ہیں۔یعنی جب اس کومدبدل کے ساتھ ملائیں گےتوچھ وجوہ بنیں گی۔

③ لفظ[فِرۡقٍ](الشعراء:63)اس کاحکم بھی لفظ[حَیۡرَانَ]والاہے۔لیکن اس میں ترقیق اولیٰ ہے۔

﴿ زیادات الطیبة ﴾

① درج ذیل کلمات میں ازرق کے لیے ترقیق کے ساتھ تفخیم بھی ہے:

کلمات	سورتیں	کلمات	سورتیں
بِشَرَرٍ	المرسلت:32	وِزْرَكَ ،ذِكْرَكَ	النشرح:2، 4
وِزْرَ اُخْرٰی	حیث وقع	حِذْرَكُمْ	النساء:102معًا
مِرَآءً	الکھف:22	اِفْتِرَآءً	الانعام:138، 140
تَنْتَصِرَانِ	الرحمٰن:35	سَاحِرَانِ	طٰهٰ:63 والقصص:48
طَهِّرَا بَيْتِيَ	البقرة:125	عَشِيْرَتُكُمْ	التوبة:24
سِرَاعًا	قٓ:44 والمعارج:43	ذِرَاعَيْهِ	الکھف:18
ذِرَاعًا	الحاقة:32	اِجْرَامِيْ	ھود:35
كِبْرَهٗ	النور:11	عِبْرَةٌ	یوسف:111
لَعِبْرَةً	حیث وقع	حَصِرَتْ (وصلاً)	النساء:90

② ہر وہ 'راء' جو منصوب منون ہو، خواہ اس کے ماقبل یاء ساکنہ یا کسرہ متصلہ ہو۔ جیسے: (خَبِيْرًا - بَصِيْرًا - خَيْرًا - شَاكِرَ - خَضِرًا) تو اس میں ازرق کے لیے وصلاً وقفاً ترقیق کے ساتھ دو اور وجہیں بھی جائز ہیں:

① **وصلاً، وقفاً:** تفخیم ② **وصلاً:** تفخیم، **وقفاً:** ترقیق

③ ہر وہ 'راء' مضموم جس کے ماقبل کسرہ متصلہ یا' یاء ساکنہ ہو' یا کسرہ اور ساکن کے درمیان (ص،ق،ط) کے علاوہ کوئی ساکن آجائے تو اس میں بھی ازرق کے لیے ترقیق کے ساتھ تفخیم بھی ہے۔ جیسے: (ذِكْرُكُمْ - عِشْرُوْنَ - كِبْرُهُمَا هُمْ)

④ لفظ (ذِكْرًا - سِتْرًا - حِجْرًا - اِمْرًا - وِزْرًا - صِهْرًا) میں توسط البدل کے ساتھ ترقیق بھی جائز ہے۔ (فریدۃ الدھر:3/ 477)

⑤ درج ذیل دو کلمات میں ازرق کے لیے تفخیم کے ساتھ ترقیق بھی جائز ہے:

① اِرَمَ (الفجر:7) ② اَلْاِشْرَاقِ (صٓ:18)

﴿ التحريرات من طريق الطيبة ﴾

① لفظ "اِرَمَ" میں ترقیق 'یائی' میں فتح کے ساتھ ہوگی۔(عمدة العرفان:471)

② لفظ "اَلۡاِشۡرَاقِ" میں ترقیق مدبدل میں قصروطول کے ساتھ ہوگی۔قصر کے ساتھ یاء میں فتح اورطول کے ساتھ یائی میں فتح وتقلیل ہوگی۔اورمدبدل کی یہ دونوں وجہیں 'راء مضموم' میں تفخیم کے ساتھ ہوگی۔

(شرح مختصر قواعدالتحریرات للجابر:18)

﴿ باب اللامات ﴾

قاعدہ:

ازرق ہرلام مفتوح کوموٹا پڑھتے ہیں جس سے پہلے (ص، ط، ظ) میں سے کوئی حرف ہوخواہ وہ ساکن ہویا مفتوح۔جیسے:(اَلصَّلٰوۃ - یُوۡصَلُ)

نوٹ: قاری کوچاہئے کہ وہ دوکلمات کے دوسرے لام میں تفخیم سے بچے: [وَظَلَّلۡنَا - فَیَظۡلَلۡنَ]

خُلف: درج ذیل کلمات میں ازرق کے لیے تفخیم وترقیق دونوں وجوہ ہیں:

① فِصَالًا (البقرۃ:233) ② اَنۡ یَّصَّالَحَا (النساء:128)

③ اَفَطَالَ (طٰہٰ:86) ④ طَالَ (الانبیاء:44)

ان کلمات میں تفخیم اولیٰ ہے۔

﴿ التحريرات من طريق الشاطبية ﴾

کیاان کومدبدل کے ساتھ ملانے سے کوئی وجہ ممنوع ہوگی؟

اس سے کوئی وجہ ممنوع نہیں ہوگی۔اس کی تائید علامہ میمی اوراسقاطی نے کی ہے۔لیکن منصوری اورطباخ کہتے ہیں کہ مدبدل کی قصر کے ساتھ ان میں صرف ترقیق ہوگی۔اوران پرکثیر علماء نے جرح کی ہے۔

فائدے:

① اگرلام مفخم پروقف کرلیں توپھربھی ازرق کے لیے اس میں دووجہ ہوں گی۔جیسے:(فَصَلَ - بَطَلَ - ظَلَّ) لیکن ان میں تفخیم اولیٰ ہے۔

2 اوراگراس لام میں تقلیل ہوجائے۔یا جو راء موٹی پڑھی جارہی تھی اس میں تقلیل ہوجائے تو ان میں ازرق کے لیے صرف ترقیق ہوگی۔

﴿ زيادات الطيبة ﴾

1 ہروہ لام مفتوح جس سے پہلے (ط) ساکن یا مفتوح ،یا (ظ) مفتوح آجائے۔تو اس میں ازرق کے لیے تفخیم کے ساتھ ترقیق بھی ہے۔اور جب اس سے پہلے (ص) ساکن یا مفتوح ،یا (ظ) ساکن آجائے تو اس میں ان کے لیے صرف تفخیم ہے۔وبه قال الازميرى والمتولى

2 لفظ [صَلْصَال] (حيث وقع) میں ازرق کے لیے لام کی ترقیق کے ساتھ تفخیم بھی ہے۔

﴿ التحريرات من طريق الطيبة ﴾

لفظ [صَلْصَال] میں تفخیم 'یائی' کے فتح کے ساتھ ہوگی۔

﴿ باب التكبيرات ﴾

زیادت الطیبہ: مکمل قرآن میں ہر دوسوتوں کے درمیان التکبیرات پڑھتے ہیں سوائے سورة التوبة کے۔بہتر یہ ہے کہ صرف سورة الضحٰی کے شروع سے لے کر سورة الناس کے آخر تک پڑھی جائیں۔

﴿ باب التحیرات ﴾

مدبدل	توسط
لفظ[اِسْرَآئِیْل] میں	مدبدل نہیں
عین مریم اور عین شوریٰ میں	قصر، توسط، طول
'باب الراء' میں (ہرجگہ)	ترقیق
باب [ذِكْرًا]	ترقیق
لفظ[یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ] میں	① ادغام-اور یاء میں فتح ② ادغام-اور یاء میں تقلیل مع تسهيل الهمزتين المتوحتين
لفظ[طٰهٰ] کی 'ھا' میں	امالہ
'ذوات الیاء' اور 'رؤس الآی' میں	تقلیل
التکبیرات	نہیں

ہمزہ وصلی جو شروع کلمہ میں ہو اور اس سے ابتداء کی جائے، جیسے: 'اِیْتُوْنِیْ'	توسط البدل
مدلین	توسط
لفظ[هٰٓأَنْتُمْ] میں	چاروں وجوہ
① اِرَمَ (الفجر:7) ② اَلْاِشْرَاقِ (صٓ:18)	تفخیم
لفظ[صَلْصَالٍ]	ترقیق
لفظ[یَلْهَثْ ذٰلِكَ] (الاعراف:176)	اظہار
لفظ[كٓهٰيٰعٓصٓ] کی 'ھا، یا' میں	تقلیل
لفظ [اَئِمَّةً]	تسہیل

تعارف "ابوبکر الاصبہانی" رحمۃ اللہ علیہ

نام:

ابوبکر محمد بن عبدالرحیم بن ابراہیم بن شبیب بن یزید بن خالد بن قرۃ بن عبیداللہ اسدی اصبہانی۔ آپ ورش رحمہ اللہ کی روایت میں امام، اس کے ضابط نیز ثقہ وعادل تھے۔ آپ نے مصر کا سفر کیا اور وہاں ورش رحمہ اللہ کے تلامذہ سے پھر تلامذہ کے تلامذہ سے پڑھا۔ خود فرماتے ہیں: "جب میں مصر میں داخل ہوا تو میرے پاس 80 ہزار تھے۔ تو میں ان کو 80 مرتبہ قرآن ختم کرنے پر خرچ کیا۔" اس کے بعد آپ بغداد میں رہنے لگے۔

آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے 'روایت ورش' کو عراق میں پہنچایا۔ چنانچہ لوگوں نے آپ سے 'روایت ورش' حاصل کی۔ یہاں تک کہ عراق والے ورش رحمہ اللہ کی روایت کو آپ کے طریق کے سوا کسی اور طریق سے جانتے ہی نہ تھے۔ اور آپ کے بعد سات سو سال تک آپ کی ہی قراءت پڑھتے رہے۔ اسی بناء پر ورش رحمہ اللہ کی روایت کا انتساب آپ کی طرف کسی شیخ کے واسطہ کے بغیر ہونے لگ گیا۔ امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ اپنے زمانہ میں قراءت نافع کی روایت ورش کے امام تھے۔ جس میں آپ کے معاصرین میں سے کسی نے بھی جھگڑا نہیں کیا۔ اہل عراق اور ان سے حاصل کرنے والے حضرات ہمارے زمانہ تک انہی کی روایت پر قائم چلے آتے ہیں۔

شیوخ: ☆ امام ورش رحمہ اللہ کے وہ تلامذہ جن سے آپ نے روایت ورش نقل کی ہے وہ یہ ہیں:

❶ ابوالربیع سلیمان بن داود الرشدینی ❷ ابویحییٰ محمد بن عبدالرحمٰن مالکی

❸ ابوالاشعث عامر بن سعید الحرسی ❹ ابومسعود اللون المدنی

☆ امام ورش رحمہ اللہ کے تلامذہ کے وہ تلامذہ جن سے آپ نے روایت ورش نقل کی ہے وہ یہ ہیں:

❶ 'ابوالقاسم مواس بن سہل مصری' عن 'یونس بن عبدالاعلیٰ' و 'داود بن ابی طیبہ مصری' عن 'ورش'

❷ 'ابوالعباس فضل بن یعقوب حمراوی' عن 'عبدالصمد بن عبدالرحمٰن عتقی' عن 'ورش'

❸ 'ابوعلی حسین بن جنید مکوف'۔ انہوں نے 'ورش رحمہ اللہ' کے معتبر اور قابت اعتماد تلامذہ سے

❹ 'ابوالقاسم بن داود بن ابوطیبہ'۔ انہوں نے اپنے والد 'داود' سے اور وہ 'ورش رحمہ اللہ' سے

وفات: آپ نے بغداد میں 266ھ میں وفات پائی۔ (غاية النهاية: 2/ 169)

الاصول وفروش من طریق الاصبہانی

باب البسملة

بین السورتین میں ان کے لیے صرف بسملہ (فصل کل-فصل اول وصل ثانی-وصل کل) ہے۔

باب المد والقصر

1. **مدمتصل:** ① فویق القصر ② توسط ③ طول جیسے: (جَآءَ - شَآءَ)
2. **مدمنفصل:** ① قصر ② فویق القصر ③ توسط جیسے: (لِمَآ اَصَابَهُمْ)
3. **مدتعظیم:** ① قصر ② توسط جیسے: (لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰه - لَآاِلٰهَ اِلَّآاَنْتَ - لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ)
4. عین مریم اورعین شوریٰ میں ان کے لیے تین وجوہ ہیں: ① قصر ② توسط ③ طول

نوٹ: 'مدلین'اور'مدبدل'میں مثل حفص کے ہیں۔

باب میم الجمع

جب میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی آجائےتواس میں صلہ کرتے ہیں۔جیسے: (عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ)

باب هاء الكناية

الفاظ	اختلاف
اَرْجِه (الاعراف:111 والشعراء:36) - فَاَلْقِه (النمل:28) - وَيَتَّقِه (النور:52)	صلہ
بِه قلے اُنْظُرْ (الانعام:46)	ھاء کاضمہ
فِيْه مُهَانًا (الفرقان:69)	قصر
اَنْسَانِيْه (الكهف:63) عَلَيْه (الفتح:10)	کسرہ

باب همزتين من كلمة

صورتیں: اس کی تین صورتیں ہیں:

① دونوں ہمزے مفتوح۔ جیسے: (ءَاَنْذَرْتَهُمْ) ② پہلامفتوح دوسرامکسور۔ جیسے: (ءَاِنَّا)

③ پہلامفتوح دوسرامضموم۔ جیسے: (ءَاُنْزِلَ)

تینوں صورتوں میں اصبہانی کے لیے دوسرے ہمزہ میں تسہیل بلاادخال ہے۔اورپہلی صورت میں ازرق کی طرح ابدال نہیں ہے۔

﴿ تنبیہات ﴾

① ءَامَنتُم (الاعراف:123 وطٰہٰ:71 و الشعراء:49) اس کلمہ کو وہ اخبار سے پڑھتے ہیں۔ یہاں استفہام نہ پڑھنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔

② ءَاٰلِهَتُنَا (الزخرف:58) اس کلمہ کے دوسرے ہمزہ میں وہ تسہیل بلاادخال کرنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

③ أَرَءَيْتَ (حیث وقع) اس کلمہ کے ہمزہ میں ان کے لیے صرف تسہیل ہے۔ اور یہاں ابدال مع المدنہ کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔

④ أَئِمَّةً : جوسورت قصص:41 اور سجدہ:24 کا دوسرا ہے، اس میں ان کے لیے تسہیل مع الادخال اور باقی ہر جگہ تسہیل بلاادخال کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کے لیے ہر جگہ ابدال بالیاء بھی جائز ہے۔ یہاں اس کلمہ میں ہر جگہ تسہیل بلاادخال نہ کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔

⑤ ءَأُشْهِدُوا (الزخرف:19) اس کلمہ کو وہ استفہام اور دوسرے ہمزہ میں تسہیل بلاادخال کرنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

⑥ ءَآلذَّكَرَيْنِ (الانعام:143-144) – ءَآللّٰهُ (یونس:59-النمل:59) ان کلمات میں ان کے لیے دووجوہ ہیں: ① ابدال مع المد ② تسہیل

⑦ آلْئٰنَ (یونس:51-91) اس کلمہ میں ان کے لیے تین وجوہ ہیں:

① ابدال مع المد ② ابدال مع القصر ③ تسہیل

﴿ استفہام مکرر ﴾

مندرجہ ذیل سورتوں میں وہ پہلے میں استفہام (یعنی: تسہیل بلاادخال) اور دوسرے میں اخبار کرتے ہیں:

	سورتیں	آیت
❶	الرعد	5
❷	الاسراء (دونوں)	98-49
❸	مومنون	82
❹	السجدہ	10
❺	الصّٰفّٰت (دونوں)	53-16
❻	الواقعة	47
❼	النازعات	10

اور دو مقامات پر اس کے لیے پہلے میں اخبار اور دوسرے میں استفہام (یعنی: تسہیل بلاادخال) ہے:

	سورت	آیت
❶	النمل	67
❷	العنکبوت	28

﴿ باب همزتین من کلمتین ﴾

صورتیں: اس کی دوصورتیں ہیں:

❶ **متفق الحرکہ:** تسهيل الهمزه الثانية۔ یہاں ابدال نہ کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔

❷ **مختلف الحرکہ:**

(1) **مفتوح+مکسور:** جیسے: (تَفِیۡٓءَ اِلٰٓى) دوسرے ہمزہ میں 'تسہیل'

(2) **مفتوح+مضموم:** جیسے: (جَآءَ اُمَّةً) دوسرے ہمزہ میں 'تسہیل'

(3) **مکسور+مفتوح:** جیسے: (وَالسَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا) دوسرے ہمزہ میں 'ابدال'

(4) **مضموم+مفتوح:** جیسے: (نَشَآءُ اَصَبۡنٰا) دوسرے ہمزہ میں 'ابدال'

(5) **مضموم+مکسور:** جیسے: (يَشَآءُ اِلٰى) دوسرے ہمزہ میں 'تسہیل' و 'ابدال'

﴿ باب همزالمفرد ﴾

قاعدے:

❶ اصبہانی: ہر ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مد سے بدل کر پڑھنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ کیونکہ ازرق صرف مہموز الفا میں ابدال کرتے ہیں۔

مستثنیات: اس سے پانچ اسماء اور پانچ افعال مستثنیٰ ہیں:

اسماء یہ ہیں: (1) 'اَلۡبَاۡس ، اَلۡبَاۡسَآء' اور 'بَاۡسُنَا' (2) 'اَللُّؤۡلُؤ' اور 'لُؤۡلُؤ' (3) رِئۡيًا (مریم:74)

(4) اَلۡكَاۡس ، كَاۡس (5) رَاۡس

افعال یہ ہیں: (1) 'جِئۡتُ' اوراس کے مادہ کے تمام کلمات۔ جیسے: (اَجِئۡتَنَا - جِئۡنٰهُمۡ)

(2) 'نَبِّئۡ' اوراس کے مادہ کے تمام کلمات۔ جیسے: (اَنۡبِئۡهُمۡ - نَبِّئۡهُمۡ - نَبِّئۡ - نَبَّاۡتُكُمَا - نَبِّئۡنَا)

(3) 'قَرَاۡت' اوراس کے مادہ کے تمام کلمات۔ جیسے: (قُرۡاٰنًا - اِقۡرَاۡ)

(4) 'هَيِّئۡ' اور 'يُهَيِّئۡ'

(5) 'تُؤۡوِىۡ' (الاحزاب:51) اور 'تُؤۡوِيۡهِ' (المعارج:13)

نوٹ: لفظ [فَأۡوٗا (الكهف:16) - مَاۡوٰى (حيث وقع)] میں ابدال ہی ہوگا۔

❷ اصبہانی ہر اس ہمزہ کو 'واؤ' سے بدلتے ہیں جو 'ف' کلمہ میں ضمہ کے بعد ہو۔ جیسے: (مُوَجَّلًا - يُوَلِّفُ)
اس قاعدے میں وہ ازرق کے موافق ہیں۔

مستثنیات: اس سے لفظ [مُؤَذِّنٌ (الاعراف:44 ویوسف:70) - بِسُؤَالِ (ص:24)] مستثنیٰ ہے۔

❸ درج ذیل کلمات میں اصبہانی ہمزہ کو یاء سے بدل کر پڑھنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ ازرق بالھمز پڑھتے ہیں:

① خَاسِيًا (الملك:4) ② مُلِيَتْ (الجن:8) ③ نَاشِيَةَ (المزمل:6) ④ فَبِيَيِّ (حيث وقع)

اور دو کلمات میں بالخلف ابدال کرتے ہیں:

① بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (لقمان:34) ② بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنَ (القلم:6)

❹ اصبہانی درج ذیل کلمات کے ہمزہ میں وصلاً وقفاً تسہیل کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ ازرق بالتحقیق پڑھتے ہیں:

① وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا (یونس:7) ② خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ (الحج:11)

③ كَاَنَّ (جیسے بھی آئے چاہے مخفف یا مشدد) جیسے: (كَاَنَّهُمْ - كَاَنَّمَا - كَاَنَّهَا - وَيْكَاَنَّ - كَاَنْ لَّمْ)

④ درج ذیل کلمات کے دوسرے ہمزہ میں:

① اَفَاَنْتَ ، ② اَفَاَنْتُمْ (حيث وقع) ③ اَفَاَمِنَ (الاعراف:97) ④ اَفَاَمِنُوْا (الاعراف:99 ویوسف:107) ⑤ اَفَاَمِنْتُمْ (الاسراء:68) ⑥ لَاَمْلَاَنَّ (الاعراف:18 هود:119 والسجدة:13 وصٓ:85) ⑦ اَفَاَصْفٰكُمْ (الاسراء:40)

⑤ 'رَاٰى' کے ہمزہ میں۔ یہ چھ جگہ پر آیا ہے:

① رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ ، ② رَاَيْتُهُمْ لِيْ (یوسف:4) ③ رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا (النمل:40)

④ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ (النمل:44) ⑤ رَاٰهَا تَهْتَزُّ (القصص:31) ⑥ رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ (المنافقين:4)

⑥ 'تَاَذَّنَ' جو سورت الاعراف:167 میں ہے، اس میں ان کے لیے صرف تسہیل اور جو سورت ابراہیم:7 میں ہے، اس میں ان کے لیے تحقیق و تسہیل دونوں وجوہ ہیں۔

﴿ تنبیہات ﴾

① **أَرَءَيْتَ :** اس کلمہ کے ہمزہ میں اصبہانی صرف 'تسہیل' کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق (تسہیل وابدال) دونوں کرتے ہیں۔

② **لِئَلَّا :** (البقرة:150 والنساء:165 والحديد:21) اس کلمہ کے ہمزہ میں اصبہانی 'عدم ابدال' کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق ابدال بالیاء کرتے ہیں۔

③ **اَلنَّسِيءُ:** (التوبة:37) اس کلمہ کو اصبہانی 'ہمزہ کے ساتھ' پڑھنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق ہمزہ کو یاء سے بدل کر 'یاء' کا 'یاء' میں ادغام کرتے ہیں۔جیسے: (اَلنَّسِيُّ)

④ **يُضَاهِئُوْنَ** (التوبة:30)-**اَلصَّابِئُوْنَ ، اَلصَّابِئِيْنَ:** (حيث وقعت) اصبہانی ان کلمات کو 'حذف ہمزہ کے ساتھ' (يُضَاهُوْنَ - اَلصَّابُوْنَ - اَلصَّابِيْنَ) پڑھنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

⑤ **اَلْبَرِيَّةِ** (البينة:6، 7)-**اَلنَّبِي ، اَلنُّبُوَّةَ ، اَلْاَنْبِيَآءَ ، زَكَرِيَّا ، هُزُوًا ، كُفُوًا:** (حيث وقع) اصبہانی ان کلمات کو 'ہمزہ کے ساتھ' (اَلْبَرِيْئَةِ - اَلنَّبِيءَ - اَلنُّبُوءَةَ - اَلْاَنْبِئَآءَ - زَكَرِيَّآءَ - هُزُؤًا - كُفُؤًا) پڑھنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

⑥ **فُؤَادُ:** (هود:120 والاسراء:36 والفرقان:32 والقصص:10 والنجم:11) اس کلمہ کے ہمزہ میں اصبہانی 'ابدال' کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق بالھمز پڑھتے ہیں۔

⑦ **اَلّٰٓئِي:** (الاحزاب:4 والمجادلة:2 والطلاق:4 معًا) اس کلمہ کی یاء کو حذف کرنے اور اس کے ہمزہ میں درج ذیل وجوہ میں اصبہانی 'ازرق کے موافق ہیں:

وصلاً: دو وجوہ: ① تسہیل مع الطّول ② تسہیل مع القصر

وقفاً: تین وجوہ: ① تسہیل مع الروم مع الطّول ② تسہیل مع الروم مع القصر

③ ابدالها ياء ساكنة مع المد اللازم جیسے: اَلّٰیْ

⑧ **هٰٓاَنْتُمْ:** (حيث وقعت) اس کلمہ میں ان کے لیے تین وجوہ ہیں:

① حذف الف مع تسهیل الھمز ② اثبات الف مع تسهیل الھمز مع التوسط

② اثبات الف مع تسهیل الھمز مع القصر۔ یہاں 'ابدال مع المدّ' کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔

﴾ باب نقل حركة الهمز الى الساكن قبلها ﴿

اس باب کے تمام احکام میں وہ مثل ازرق کے ہیں۔سوائے لفظ[مِلْءُ](ال عمران:91) کے، کہ اس میں ان کے لیے تحقیق و نقل دونوں وجوہ ہے۔اور ازرق کے لیے صرف تحقیق ہے۔

نوٹ: لفظ "الٓمّٓ اَحَسِبَ" (العنکبوت:1، 2) میں وہ وصل کی حالت میں نقل ہونے کی وجہ سے میم پر (طول وقصر) دونوں وجہیں پڑھنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

﴾ تنبیهات ﴿

1 **كِتَابِيَهْ اِنِّيْ** (الحاقة:19، 20) **کی وجوہ:** اس میں اصبہانی کے لیے دو وجوہ ہیں:

① نقل حرکت ۔جیسے:(كِتَابِيَهِ انِّيْ)

② عدم نقل حرکت ۔جیسے:(كِتَابِيَهْ اِنِّيْ)اور یہ بہتر ہے۔

2 **مَالِيَهْ هَلَكَ** (الحاقة:28، 29) **کی وجوہ:** اس میں بھی اصبہانی کے لیے دو وجوہ ہیں:

① ادغام ② سکتہ ۔لیکن یاد رہے کہ یہ سکتہ امام حمزہ کے سکتہ سے آدھا ہوگا۔

﴾ التحريرات ﴿

جب[كِتَابِيَهْ اِنِّيْ] کو [مَالِيَهْ هَلَكَ] کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو اس میں چار وجوہ نہیں آئیں گی بلکہ دو آئیں گی۔یعنی اس طرح:

كِتَابِيَهْ اِنِّيْ	مَالِيَهْ هَلَكَ
نقل حرکت	ادغام
عدم نقل	سکتہ

﴾ باب الادغام حروف قربت مخارجها ﴿

❶ اصبہانی: قَدْ کی 'دال' کا 'ضاد' اور 'ظا' میں ادغام کرنے میں ازرق کے موافق ہیں۔جیسے:[فَقَدْ ضَلَّ - قَدْ ظَلَمَ]

❷ تائے تانیث کی 'تا' کا 'ظا' میں اظہار کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق ادغام کرتے ہیں۔ جیسے:[حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا]

3 [اِتَّخَذْتُ - اَخَذْتُهُمْ] اوراس کے تمام باب میں 'خ' کا 'تا' میں ادغام کرنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

4 [یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ] میں 'س' کا 'واؤ' میں وصلاً ادغام اور اظہار کرنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

5 [نٓ وَالْقَلَمِ] 'ن' کا 'واؤ' میں وصلاً صرف اظہار کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق ادغام واظہار دونوں کرتے ہیں۔

6 [اِرْكَبْ مَّعَا] (هود:42) میں صرف اظہار، اور [يَلْهَثْ ذّٰلِكَ] (الاعراف:176) میں اظہار وادغام دونوں کرنے میں ازرق کے موافق ہیں۔

باب الفتح والتقليل والاماله

اصبہانی ہر جگہ بغیر امالہ اور تقلیل کے پڑھتے ہیں۔سوائے دوکلموں کے:

1 [اَلتَّوْرٰاةَ] (حيث وقع) اس میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔

2 [یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ] (یٰسٓ:1) اس کی یاء میں فتح وتقلیل کرتے ہیں۔

باب الرءات و اللامات

ان دونوں بابوں میں اصبہانی مثل حفص کے پڑھتے ہیں۔

باب فی احکام النون الساکنة والتنوین

اصبہانی: جب نون ساکن وتنوین کے بعد (ل-ر) آجائیں تو اس میں غنہ وعدم غنہ کرنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق صرف عدم غنہ کرتے ہیں۔جیسے: (هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ - اَلَّا تَعْبُدُوْا - مِنْ رَّبِّهِمْ - ثَمَرَةٍ رِّزْقًا)

باب التکبیرات

مکمل قرآن میں ہر دوسوتوں کے درمیان التکبیرات پڑھتے ہیں سوائے سورة التوبة کے۔بہتر یہ ہے کہ صرف سورة الضحٰى کے شروع سے لے کر سورة الناس کے آخر تک پڑھی جائیں۔

باب یاءات الاضافة

1 <u>ذَرُوْنِيْ اَقْتُلْ مُوْسٰى:</u> (المومن:26) اس میں اصبہانی یاء کا فتح پڑھنے میں ازرق کے مخالف ہیں۔ازرق یاء کا سکون پڑھتے ہیں۔

2 <u>مَحْيَايَ:</u> (الانعام:162) اس میں اصبہانی صرف یاء کا سکون پڑھتے ہیں۔اور ازرق یاء کا سکون وفتح دونوں پڑھتے ہیں۔

❸ **درج ذیل کلمات میں اصبہانی یاء کا سکون اور ازرق یاء کا فتح پڑھتے ہیں:**

① اِخْوَتِیْ (یوسف:100) ② وَلِیَ فِیْهَا (طٰہٰ:18)

③ اَوْزِعْنِیْ (النمل:19 والاحقاف:15)

باقی یاءات اضافۃ میں اصبہانی، ازرق کے موافق ہیں۔

باب یاءات الزوائد

درج ذیل دو کلمات میں اصبہانی اثبات الیاء اور ازرق حذف الیاء پڑھتے ہیں:

① اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ (الکہف:39) ② اِتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ (المومن:38)

باقی یاءات الزوائد میں اصبہانی، ازرق کے موافق ہیں۔

باب فروش الحروف

❶ **اَوَ اٰبَآءُ نَا:** (الصّٰفّٰت:17 والواقعۃ:48)

① **اصبہانی:** اَوْ اٰبَآءُ نَا (بالنقل) ② **ازرق:** اَوَ اٰبَآءُ نَا

❷ **اَصْطَفَى:** (الصّٰفّٰت:153)

① **اصبہانی:** ہمزہ وصلی مکسور ② **ازرق:** ہمزہ قطعی مفتوح

باقی تمام فروش میں اصبہانی، ازرق کے موافق ہیں۔

باب التحریرات

❶ غنہ فی اللام والراء مع القصر المنفصل کے ساتھ ''يَشَآءُ اِلٰى'' میں صرف تسہیل ہوگی۔

❷ [يَلْهَثْ ذٰلِكَ] (الاعراف:176) کا ادغام صرف مد منفصل میں توسط کے ساتھ آئے گا۔

❸ غنہ فی اللام والراء کے ساتھ [اَئِمَّةَ] میں ابدال بالیاء ممنوع ہے۔

❹ [اٰلّٰٓئِىْ] میں تسہیل مع القصر، صرف منفصل میں قصر کے ساتھ آئی گی۔

❺ [يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ] (یٰسٓ:1) میں اظہار، صرف مد منفصل میں توسط کے ساتھ آئے گا۔

❻ [يٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ] (یٰسٓ:1) میں تقلیل کے ساتھ اس کا ادغام ضروری ہے۔

❼ [اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ] (المرسلت:20) میں ادغام تام کے ساتھ مد منفصل میں قصر ہوگی۔

❽ مد تعظیم عدم غنہ کے ساتھ ممنوع ہے۔

مد منفصل	قصر
في اللام والراء	غنہ
التکبیرات	ہاں
لفظ [اَئِمَّةً]	تسہیل
لفظ [اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ] (المرسلت:20)	ادغام تام وناقص

مد تعظیم	ہاں
لفظ[يَلۡهَثۡ ذّٰلِكَ](الاعراف:176)	اظہار
لفظ [يٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ] (یٰسٓ:1)	تقلیل وادغام
[يَشَآءُ اِلٰى] جیسے کلمات میں	تسہیل
لفظ[الّٰٓـِٔىۡ] میں	تسهيل مع المدو القصر

﴾ تمّت بحمد الله وحسن توفيقه ﴿

